ارمغان عجم

سنہ ۱۴۰۵ھ

ملقب بہ

نغمات حرم

مرتب، (حضرت مولانا) امام علی صاحب دانش (رائے پوری)

باہتمام:- مولانا عبدالمجید خاں صاحب و عنایت اللہ خاں صاحب منیجر مدرسہ رئیس العلوم رائے پور!

(ناشر!)

مکتبہ دانش محمدی ضلع لکھیم پور کھیری!

باذوق غلامی

قیمت ۱/۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد و نعت و سلام وغیرہ کا ایمان افروز گلدستہ بمسمّی باسم تاریخی

ارمغان عجم

۱۴۰۵ھ

ملقب بہ

نغمات حرم

(حضرت مولانا) امام علی صاحب دانش رائے پوری

ناشر :- مکتبہ دانش محمدی لکھیم پور کھیری

کتابت :- محمد یونس قاسمی ایم اے

قیمت ۱/۵۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی

اما بعد:- اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد اور اس کے رسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف اور ان کے احکام کی اشاعت
نثر میں ہو یا نظم میں دو جہاں کی کامیابی کا ذریعہ ہے ایمان و
اخلاص کے ساتھ یہ خدمت نجات و مغفرت کا وسیلہ ہے اسی
مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے یہ گلدستۂ اشعار پیش خدمت ہے
اللہ تعالیٰ نے جیسے "پھول ہی پھول" کو قبولیت سے نواز
دعا ہے کہ اسے بھی مقبول فرمالے آمین۔

امام علی دانش عفی عنہ

صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی

۱۶؍ ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ باری تعالیٰ

خدا سب سے اعلیٰ عظمت نشاں ہے
بڑا رحم والا بڑا مہرباں ہے

زمیں آسماں سب اسی نے بنائے
نشاں اپنی قدرت کے ہم کو دکھائے

زمیں کو بنایا پہاڑوں سے بوجھل
یہ اپنی جگہ سے نہ جائے کہیں ٹل

یہ بارش کا موسم یہ پانی برسنا
خدا کی نشانی ہے پودوں کا اگنا

یہ چاند اور سورج یہ روشن ستارے
یہ حکم خدا سے چمکتے ہیں سارے

جو احسان بندوں پہ حق نے کیے ہیں
جو انعام بندوں کو حق نے دیے ہیں

یہ ممکن نہیں کوئی ان کو گنائے
یہ ممکن نہیں کوئی وہ سب بتائے

وہ روزی رساں ہے وہ حاجت روا ہے
وہ ہر وقت سنتا ہماری دعا ہے

نہیں کوئی معبود اس کے علاوہ
نہیں کوئی مسجود اس کے علاوہ

ہمیشہ سے ہم کو یہ دانش یقیں ہے
خدا کا مقابل نہیں ہے نہیں ہے

۱۳؍ شوال ۱۴۰۵ھ

دعا

ایک ہی ذات خدا کی ہے ازل سے مسجود

اے میرے ذوق عبادت اے مرے شوق سجود

اے خدا تیرے کرم کا ہے سہارا مجھک

میری ہر ایک دعا کا ہے فقط تو مقصو

دین اسلام پہ قائم رہوں جب تک میں جیوں

موت آئے تو ہو قلب میں ایماں کا وجود

شرک سے تو نے بچایا یہ ہے احساں تیر

جس نے توحید کو چھوڑا وہ ہے بے شک مر

سب نبیوں کے جو سردار ہیں فخر آدم

ان کی امت میں ہوں احسان ہے تیرا معبود

شمس الحسن ۱۴۰۵ھ

دعا

خدایا تو ہی مالک ہے زمیں کا آسمانوں کا

خدایا تو ہی پالنہار ہے سارے جہانوں کا

خدایا تیرے پیغمبر نے جو تجھ سے دعا مانگ

کرم کر وہ دعا مقبول فرما میرے حق می

بچالے ان بری چیزوں سے شیطانی وساوس
رسول پاک جن سے استعاذہ کرتے رہتے تھے
ہمیں دونوں جہاں میں کامیاب و سرخرو کر دے
ہمارے دامنوں کو اپنے فضل خاص سے بھر دے
دعا کی اے خدا دانش کو جب توفیق بخشی ہے
دعا مقبول بھی کر لیگا یہ امید رہتی ہے
ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

(۴۳)

خدا کی شفقت ہے ساتھ ہر دم اسی کی رحمت کا آسرا ہے
وہی ہٹائے گا جب ہٹے گا جو بوجھ دل پر ہرے گرا ہے
خدا کی تعریف ہم ہیں کرتے اس کی تسبیح ہم ہیں پڑھتے
کمال اس کے ہیں بے نہایت کہ جن کا کوئی نہیں ہے تیرا
دعائیں سبکی وہی ہے سنتا اسی کے قبضہ میں کل جہاں ہے
جو اسکے در پر بنا بھکاری کبھی وہ خالی نہیں پھرا ہے
خدا کی قدرت سے ہر گھڑی یہ زمانہ کروٹ بدل رہا ہے
زبانہ والے بھلے برے ہیں زمانہ ہرگز نہیں برا ہے
دعا کرو جس گھڑی اے دانش درود اپنے نبی پہ بھیجو
ملیں گی پھر نعمتیں وہاں کی قیاس سے جو کہ ماورا ہے
ذیقعدہ ۱۴۰۵ھ

نقش ہے میرے دل پر محمدؐ

ساقیٔ جامِ کوثر محمدؐ
شافعِ روزِ محشر محمدؐ

نارِ دوزخ مجھے کیوں جلائے
نقش ہیں میرے دل پر محمدؐ

کام آئیں گے محشر میں سب کے
ہیں شفاعت کے افسر محمدؐ

جب سمائے ہیں وہ میرے دل میں
یاد آئیں نہ کیوں کر محمدؐ

کوئی مخلوق ہمسر نہیں ہے
سب سے اعلیٰ و بہتر محمدؐ

بس خدا کے برابر نہیں ہیں
اور ہیں سب سے برتر محمدؐ

دشمنوں کو گلے سے لگایا
ہیں بہت رحم پرور محمدؐ

ہیں صحابہؓ ہدایت کے تارے
اور مہرِ منور محمدؐ

رہبری ان کی دانش ہے کافی
دو جہاں میں ہیں رہبر محمدؐ

رجب سنہ ۱۴۰۵ھ

علم کی روشنی ہر طرف چھا گئی



زندگی اک نئی تازگی پا گئی
جب پیارے محمد کی یاد آ گئی

چھا چکی تھی خزاں گلشن دھر پر
ان کے آنے سے تازہ بہار آ گئی

دیکھ کر ان کے چہرہ کی تابانیاں
چاندنی چودھویں شب کی شرما گئی

جہل کی تیرگی ان کے دم سے مٹی
علم کی روشنی ہر طرف چھا گئی

خواب میں روضۂ پاک آیا نظر
یاد سوتے میں بھی ان کی تڑپا گئی

نور سنت سے دانش ملی روشنی
رہبری شاد بطحا کی کام آ گئی

رجب ۱۴۰۵ھ

مناجات

رحم فرما اے خدا رحمٰن تیرا نام ہے
قبضۂ قدرت میں تیرے گردشِ ایام ہے

ذکر تیرا جو کرے بس وہ ہے پختہ کامیاب
یاد سے غافل ہے جو وہ نامراد و خام ہے

قاضی الحاجات تو اور تو وہاب و کریم
تیرے قبضہ میں نجات و مغفرت کا جام ہے

ہو رہا ہے علاج امراض مجھ پر رات دن
عافیت کر دے عطا یا رب یہ تیرا کام ہے

ہر مصیبت ہر بلا کو دور فرما اے خدا
تیری رحمت کے سہارے ہی مجھے آرام ہے

میرا مرنا اور جینا بس ہو تیرے نام پہ
تجھ پہ ہی قربان مرا آغاز اور انجام ہے

اے خدا تیرے سوا کوئی نہیں معبود ہے
ہر نبی کا کلمۂ توحید ہی پیغام ہے

شکر تیرا اے خدا میں ہوں محمد کا غلام
خادمِ قرآن ہوں مذہب مرا اسلام ہے

میں ہمیشہ اے خدا ایمان پر قائم رہوں
ان کے رستہ پر چلوں جن پر ترا انعام ہے

اللہ اللہ جو کرے بندہ وہی ہے خوش نصیب
جس زباں پر عام تیرا ذکر صبح و شام ہے

اپنے دانش کو بھی یا رب ہر مصیبت سے بچا
اپنوں بیگانوں سبھی پر لطف تیرا عام ہے

شعبان المعظم ۱۴۰۵ھ

دُعا

رمضان شریف میں لکھی گئی

سنہ ۱۴۰۵ھ

الٰہی تو بندوں کو ہمت عطا کر
عبادت کی توفیق و لذت عطا کر

مرادوں کے دامن بھر بہار رحمتوں سے
وہ مخصوص وہ رحمت برکت عطا کر

غریبوں کی دشواریاں دور کر دے
مریضوں کو بھرپور صحت عطا کر

ہو گرمی کے روزوں میں ٹھنڈک کا ساماں
دلوں کو شرابِ محبت عطا کر

علومِ نبی کی اشاعت ہو ہم سے
نگہبانیٔ دین و ملت عطا کر

ابو بکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و علیؓ کی
صداقت عدالت سخاوت عطا کر

کریں خرچ راہِ خدا میں ہمیشہ
ہمیں آخرت کی وہ چاہت عطا کر

عبادت گھروں کو بنائیں سنواریں
ہمیں مسجدوں سے وہ الفت عطا کر

قدم راہِ سنت سے باہر نہ جائے
نبیؐ سے خدا را الفت عطا کر

دعا ہے یہ دانش کی مقبول فرما تو
دو عالم میں ہم سب کو راحت عطا کر

نعت شریف

بھائیو ذکر اپنے نبی کا کرو ان کے رستہ پہ دن رات چلتے رہو

الفت مصطفےٰ کا تقاضہ ہے یہ دین پر خود کو قربان کرتے رہو

وہ شفیع الوریٰ ہیں حبیب خدا ان کی عظمت کی چاروں طرف دھوم ہے

پرچم مصطفےٰ اپنے ہاتھوں میں لو اور دن رات آگے کو بڑھتے رہو

سب سے بہتر ہے وہ جو کہ قرآں پڑھے اور سب لوگوں کو قرآں پڑھاتا رہے

بہتری چاہتے ہو اگر دوستو عام تعلیم قرآن کرتے رہو

جام کوثر کو محشر میں پا لوگے تم تشنگی اپنی جس سے بجھا لوگے تم

شرط ہے پنج وقتہ نمازوں کو تم شکر سے بچ کے ہر روز پڑھتے رہو

جب کبھی تم سے ہو جائے کچھ معصیت جلد توبہ کرو پھر نہ ہرگز کرو

حق تعالیٰ کی رحمت بڑی چیز ہے اس کی ناراضگی سے بھی ڈرتے رہو

خاک طیبہ جو قسمت سے تم کو ملے اس کو آنکھوں پہ اکسیر سمجھ کر ملو

نور آنکھوں میں بڑھ جائیگا بالیقیں تم عقیدت سے یہ کام کرتے رہو

ہم بھی دانش شفاعت کی امید پر یاد کرتے ہیں طیبہ کے سرکار کو

تم بھی اے دوستو ذکر ان کا کرو اور ان کے طریقہ پہ چلتے رہو

نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی

نہیں مخلوق میں حضرت محمدؐ سے بڑا کوئی
نہ ایسا رہبر کوئی نہ ایسا حق نما کوئی

انھوں نے جو خدا کے قرب کا رستہ بتایا ہے
سوا اُن کا راستے کے اب نہیں ہے راستہ کوئی

محمد مصطفیٰ کی سنتوں کو چھوڑ کے بدعت
نہیں پائے گا ہرگز حق تعالیٰ کی رضا کوئی

صحابہ جب ان پہ قرباں ملائک ان پہ نازاں ہیں
محمد مصطفیٰ جیسا نہیں ہے مہ لقا کوئی

زیارت سبز گنبد کی ہو دیکھیں مسجد نبوی
مدینہ تک پہونچنے کی ہو صورت اے خدا کوئی

بسا ہے ذرہ ذرہ میں مدینہ کے مہک ایسی
چھڑک کر مشک و عنبر کو ابھی جیسے گیا کوئی

جہاں پہونچے شب معراج میں میرے نبی دانش
کبھی کوئی نہ پہونچے گا نہ یہاں تک گیا کوئی

پیمبر شافع روز جزا ہیں

محمد مصطفیٰ خیر الوریٰ ہیں
نبی ہیں بلکہ ختم الانبیاء ہیں

چمکتے دن میں وہ شمس الضحیٰ ہیں
اندھیری رات میں بدر الدجیٰ ہیں

نہیں ڈوبے گا امت کا سفینہ
امام الانبیاء جب ناخدا ہیں

ہمیں ہے ان کی بخشش کا سہارا
پیمبر شافع روز جزا ہیں

ابوبکر و عمر عثمان و حیدر
یہ چاروں چار یار مصطفیٰ ہیں

نبی کے روضۂ اطہر پہ دانش
بہاریں دونوں عالم کی فدا ہیں

نعت شریف

(رمضان شریف میں لکھی گئی)
۱۴۰۵ھ

اللہ اللہ مدینہ کی رعنائیاں — جن پہ قرباں ہیں سب جلوہ آرائیاں
چاند کی چاندنی روضۂ پاک پر — ہے فدا کر چکی اپنی تابانیاں
اپنے اصحاب کے بیچ میں ہیں نبی — چاند جیسے ستاروں کے درمیاں
جاسکے گا نہ دجال طیبہ کبھی — رات دن ہے فرشتوں کا پہرہ وہاں
جب چمکنے لگا آفتاب حرم — مٹ گیا کفر کی ظلمتوں کا نشاں
عظمت مصطفےٰ ہو نہ پائی بیاں — تھک گیا ہے قلم تھک گئی ہے زباں

قدر اس ماہ رمضان کی دانش کرو
ایسے رحمت کے دن پھر ملیں گے کہاں

نہیں تیرے کرم کی میرے مولا انتہا کوئی

نہیں تیرے سوا معبود اے میرے خدا کوئی
نہیں ہے مثل تیرے لائق حمد و ثنا کوئی

خزانے ہیں ترے قبضہ میں ہر اک خیر کے یارب
نہیں ہے تیرے جیسا صاحب جود و عطا کوئی

مرادیں مانگتے ہیں تجھ سے تو ہی دینے والا ہے
دعا منظور کر سکتا نہیں تیرے سوا ... کوئی

نہ جب تک قادر مطلق کی مرضی ہو اجازت ہو
اثر کوئی نہیں بیمار میں ہرگز دوا کوئی

خداوندا تجھے ہے علم کل ذرہ ذرہ کا تو
کسی کو بھی نہیں کی ہے صفت اپنی عطا کوئی

سبھی محتاج ہیں تیرے کرم کے اے کرم گستر
شہنشاہ زماں ہو یا کہ در در کا گدا کوئی

مدد کے واسطے موجود ہوتی ہے تیری رحمت
تڑپ کر مانگتا ہے تجھ سے جس دم بے نوا کوئی

نہیں ساجھی ہے تیرا کوئی شان کبریائی میں
نہیں ہرگز نہیں تیری قسم تجھ سے بڑا کوئی

سہارا تیری بخشش کا ہے دانش جیسے عاصی کو
نہیں تیرے کرم کی میرے مولا انتہا کوئی

حقیقت

خدا جدا ہے نبی جدا ہیں غلط ہے دونوں کو ایک کہنا
حدیں شریعت کی ہیں مقرر برا ہے آگے حدوں سے بڑھنا

خدا نے پیدا کیا ہے سب کو وہی ہے مالک وہی ہے رازق
نہیں ہے اسلام کا عقیدہ نبی کو روزی رساں سمجھنا

خدا تعالیٰ کا علم کلی عطا کسی کو نہیں ہوا ہے
صفت خدا کی عطائی کہہ کر غلط ہے اپنے نبی میں کہنا

تمام مخلوق میں ہیں افضل نبی ہمارے ہیں سب سے اکمل
خدا کی قدرت نبی میں سمجھے یہ دین و مذہب کا ہے بدلنا

نہ علم و دانش کا آسرا ہے نہ فکر و فن پر ہے ناز ہم کو
ہمارے دل میں یہ آرزو ہے ہو دین پر اپنا جینا مرنا

ماہ رمضان اب ختم ہونے کو ہے

ماہ رمضان اب ختم ہونے کو ہے خیر برکت کے بس چند دن رہ گئے
کیا خبر ہے یہ موقع ملے گا کسے خواب غفلت سے جاگو خدا کے لئے

رحمتوں کی گھٹائیں ہیں چھائی ہوئی برکتوں کی ہوائیں ہیں آئی ہوئی
مغفرت کے خزانوں سے دامن بھرے اہل ایماں مدہوشی میں ہی پڑے

آج کل سب جہنم کے در بند ہیں قید میں سب شیاطین گزرتا ہے یہ
حکم خالق سے جنت سجائی گئی اور حوروں نے خوش ہو کے نغمے پڑھے

روزہ رکھو نمازیں پڑھو مومنو مست ہو کر کلام خدا کو پڑھو

ذکر سے حق تعالیٰ کے غافل نہ ہو کچھ کمائی کرو آخرت کے لئے

صبح سے شام تک لطف ہی لطف ہے سحر و افطار میں ایک عجب کیف ہے

ان کو ہر اک قدم پر ملیں نیکیاں جبکہ بندے تراویح پڑھنے چلے

حشر کے دن پیمبر شفاعت کریں آپ کوثر سے لبریز ساغر ملیں

اپنے دانش کو بھی اے خدا بخش دے باغ جنت میں عمدہ ٹھکانا ملے

لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

سب انبیاء سے افضل محبوب رب اکبر
سرچشمہ محبت عدل و کرم کا پیکر
انسان جن فرشتے سب کے وہی ہیں سرور
خالق سے کم ہیں باقی کون و مکاں سے برتر

میرے نبی ہیں بے شک دونوں جہاں کے رہبر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

شمس و قمر کے جلوے چہرے پہ ان کے قرباں
فردوس کی بہاریں گلیوں میں ان کی رقصاں

ہیں شک و بو فضائیں ہر ذرہ ہے درخشاں
وہ سرزمیں نہ کیوں ہو قسمت پہ اپنی نازاں

اکرام کر رہے ہیں جس میں حبیب داور
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پہ

تشریف جب وہ لائے ﷺ مٹ گئی برائی
اجڑے ہوئے چمن میں تازہ بہار آئی

ہر پھول ہر شجر پر ایک تازگی ہے چھائی
ہر صبح مسکرائی ہر شام .... جگمگائی

جہاں بہار عالم ہیں آخری پیمبر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پہ

انسان بن کے رہنا انسان کو سکھایا
آپس میں تھے جو دشمن بھائی انہیں بنایا

ظلم و ستم کا جس نے آتش کدہ بجھایا
ایسا نظام رحمت برکت سے ان کی آیا

جن کا پیام بر حق انصاف و امن پرور
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پہ

الجھا ہوا بھنور میں امت کا ہے سفینہ
یہ سوچ کر اے دانش آتا ہے اب پسینہ

اپنوں کے بھی دلوں میں پیدا ہے بغض و کینہ
دفع دعا ہے بے شک اے والئی مدینہ

اے کاش عرض کرتے روضہ پر ان کے جا کر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پہ

پیام و سلام

حرمین شریفین کی زیارت کے لئے جانیوالوں کی خدمت میں

مرحبا خوش تر بود اے زائر بیت الحرام
خیر و برکت کا وسیلہ ہے سفر بیت الحرام

اے خوشا ذوق طلب ذوق عقیدت شاد باد
تیرا کام ہے ہر رو و راہ ...

خوش نصیبی ہے وہاں کی خاک جا کر چومنا
ذرہ ذرہ ہے جہاں کا لائق صد احترام

اللہ اللہ رتبہ آرام گاہ مصطفےٰ!
ہے تخیل سے بھی اونچا آپ کے روضہ کا مقام

حاضری سرکار کے روضہ پہ جس دم ہو نصیب
ہم غلاموں کا بھی کرنا عرض آقا سے سلام

ہدیہ سلام بدرگاہ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

نوٹ: یہ سلام مولانا عصام الحق محمدی کے ذریعہ خدمت آقا میں بھیجا گیا

السلام اے ساقی تسنیم و کوثر السلام

السلام اے چارہ ساز روز محشر السلام

اے امام الانبیاء اے سرور عالی مقام
افضل المخلوق اے خیر البشر ...

اے امام پیغمبران اے قائم فیض دوام
... آپ کا ...

عرش اعظم پر لکھا ہے آپ کا اسم گرامی نام

السلام اے ساقی تسنیم و کوثر السلام

اے شفیع المذنبیں اے رحمۃ للعالمیں
اے انیس بے کساں محبوب رب العالمیں

سر بکف ہیں آپ کے دربار میں روح الامیں
آپ کا ہم مرتبہ مخلوق میں کوئی نہیں

تا ابد جاری رہے گا آپ کا فیض دوام
السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

آپ کی سنت پہ جو چلتا رہے گا عمر بھر
حق تعالیٰ اس پہ فرمائے گا رحمت کی نظر

آپ کی الفت سے جو معمور ہے قلب و جگر
اس کی بخشش کا یقیں ہوتا ہے اے خیر البشر

رہنمائے راہ حق اے رہبر دار السلام
السلام اے والیِ تسنیم کوثر السلام

وہ یہودی قوم جو ملعون ہے مقہور ہے
اس کی سرکوبی سے مسلم قوم اب مجبور ہے

آپ کی امت طریقِ راستی سے دور ہے
دشمنوں کے شاطرانہ جال میں محصور ہے

آپ فرمائیں دعا بگڑے ہوئے بن جائیں کام
السلام اے والیِ تسنیم کوثر السلام

اے سہارا ضعیفاں اے نگہبان یتیم
دشمنوں پر بھی کرم کرتے رہے ایسے کریم

پیکر لطف و سخاوت صاحب خلق عظیم
آپ سے مخلوق نے پائی صراط مستقیم

اے لوائے الحمد کے حق دار اے خیر الانام
السلام اے والیِ تسنیم کوثر السلام

آپ سے منسوب ہے ہندوستاں میں اک جگہ
جس میں قائم ہے ادارہ دین کا محمودیہ

نام ہے رشد و ہدایت کا جہاں سے سلسلہ
یہ ہے دانش کی تمنا اہل دل کا مدعا

روز و شب جس کے ادارہ سے شریعت کا پیام
السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

یار غار و جانشیں صدیق اکبرؓ کو سلام　　　پھر عمر فاروق اعظمؓ عدل پرور کو سلام

جاں نثار و باوفا عثمانؓ و حیدرؓ کو سلام　　　جملہ اصحاب نبی آل پیمبر کو سلام

اے امین و صادق محمود احمد خوش کلام

السلام اے والیٔ تسنیم کوثر السلام

مولانا عمار الحق کا ذریعہ [illegible]

ہدیہ عقیدت تشریف آوری مجاہد ملک و ملت حضرت مولانا سید اسعد میاں مدنی دامت برکاتہم صدر جمعیۃ علماء ہند ([illegible]) تیجہ نگر — ابا علی دانش صدر المدرسین ادارہ محمودیہ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری

آج ہر مرد و زن سے خوشی میں لگو کہہ رہے ہیں سبھی مرحبا مرحبا

لائے تشریف سالار علماء حق یہ ہے فضل و کرم خاص اللہ کا

زندہ باد اے طریقت کے مسند نشیں زندہ باد اے شریعت کے رہبر میں

عالم باعمل نائب مصطفیٰ اسعد نیک خو مرشد حق نما

آپ ایسے اکابر کے ہیں جانشیں آپ کا سلسلہ ان بزرگوں سے ہے

جو نبی کی محبت میں کرتے رہے دین کے واسطے اپنا سب کچھ فدا

کوئی شوق شہادت میں سولی چڑھ گیا کوئی دہلی میں دیدار راہ حق

کوئی پھرتا رہا لے کے سر بکف شاملی میں کوئی ملک کے قربان ہوا

کوئی ذوق عبادت میں ملک گیا دشمنوں نے وہاں بھی لیا امتحاں

ظلم سہتے رہے کلمۂ حق کہا جاتا ہے بے دردو غم مالٹا

وہ کراچی کی ظالم عدالت جہاں رہبر کارواںؒ نے دیا یہ بیاں

حرف آیا جو قرآں کے حکم پر دین پہ سب سے پہلے میں ہوں گا فدا

ظالموں نے یہ سوچا مٹا دیں گے حق ایسی تعلیم و تہذیب ملت کو دو

یہ مجاہد بڑھے اور قائم کئے علم دیں کیلئے مدرسے جابجا

سرفروشی کا جذبہ رہا موجزن سر بکف بند رہے حق کی خاطر کفن

یہ تاریخ جد و جہد آپ کی یہ ہے قربانیوں کا حسیں سلسلہ

ملک تاراج ہو کر بھی برباد ہو آپ کو یہ کبھی گوارا نہیں

قوم و ملت کے حق میں یہی خیر ہے اس انصاف کا ہر دم ہو فضا

وقف کی جائدادیں نہ برباد ہوں، مسجد اہل ایماں سے آباد ہوں

دینی تعلیم [illegible] میں آزاد ہوں بدلا جائے نہ قانون اسلام کا

جب کہیں اہل ایماں ستائے گئے [illegible] نکلے آ جائے گئے

آپ پہونچے وہاں حق کے ابر کرم آپ کے [illegible] خدا نے دیا حوصلہ

آپ ہیں [illegible] قوم و ملت کی عظمت برابر بڑھے

[illegible] میں مسلم ترقی کرے حق تعالیٰ کی رحمت ہو نازل سدا!

ہے یہ دانش ہماری دعا [illegible] علمائے حق [illegible]

تا ابد قائم رہے راہبر شمع [illegible] ہر جگہ

[illegible] ہم بھی کہہ رہے ہیں مرحبا مرحبا۔۔۔

ترانہ جمعیتہ علماء ہند

جو جلسہ اچھپیاں ضلع کچہری میں پڑھا گیا

زندہ باد اے مرکز تنظیم ملت زندہ باد — پرچم جمعیۃ علماء حق تابندہ باد

خوش نصیبی تیری قسمت ہے یہاں زندہ کارواں — ناز ہے جس پر کہ قائم عظمت ہندوستاں

گلشن ملت ہے آئی جن کی محنت سے بہار — یہ جماعت ان اکابر کی ہے زندہ یادگار

بجھ گیا جب مغلیہ دور حکومت کا چراغ — لٹ گیا ہندوستاں ویراں ہوا ملت کا باغ

تاجوروں کے چھین لیں انگریز نے [illegible] — ہندو مسلم کو لڑایا کیا ویراں وطن

سرفروشی کیلئے علماء حق آگے بڑھے — کچھ تو بالاکوٹ کے میدان میں قربان ہوئے

اور جو باقی رہے باندھے رہے سر پہ کفن — سرفروشی اور حق گوئی رہا جن کا چلن

ملک میں روشن کئے علم نبوت کے چراغ — اس جماعت کے اکابر تھے بڑے عالی دماغ

زندہ باد اے مرکز تنظیم ملت زندہ باد

پرچم جمعیۃ علماء حق تابندہ باد

قافلہ سالار حق شیخ محمود الحسن — حامل علم پیمبر فخر دین فخر وطن

اور ان کے جانشیں استاذ علماء حرم — شیخ مدنی جو کہ تھے شیخ العرب شیخ العجم

سلسلہ قربانیوں کا جن کی ہے بے انتہا — اور دیار ہند تا مصر و حجاز و [illegible]

ریشمی رومال کی تحریک روح انقلاب — ملک کی تاریخ میں جس کا نہیں کوئی جواب

مجلس احرار و تحریک خلافت کے امام — تھے یہی علماء ملت رہبران نیک نام

مٹ گئی برطانیہ کی خود سری شاہنشہی — ہند اور مصر و عرب ہر ایک کو آزادی ملی

دے رہا ہے ان بزرگوں کا عمل ہم کو صدا
مدنی آزاد کا پیغام ہے بانگِ درا

ہم نہ گھبرائیں کبھی توڑیں نہ ہرگز حوصلہ
خدمتِ دین وطن کا دل میں رکھیں ولولہ

ابرِ رحمت بن کے برسیں ملک میں لائیں بہار
پرچمِ دیں پھر یہ کریں خود کو نثار

دین کی تعلیم سے ہر گھر میں پھیلے روشنی
بس اسی تدبیر سے پائیگی ملت زندگی

ہم مسلماں ہیں ہمیں محبوب ہے دین و وطن
امن کے پاسباں ہیں عدل ہے اپنا چلن

دوستو فرقہ پرستی اور نفرت میٹ دو
ظلم کوئی بھی کرے ہرگز نہ اس کا ساتھ دو

دشمنوں کے حق میں بھی اللہ سے مانگو دعا
سب کو دے نورِ ہدایت رحم فرما اے خدا

مدنی آزاد کا دانش یہی پیغام ہے
حق پرستی جس میں ہو مسلم اسی کا نام ہے

زندہ باد اے مرکزِ تنظیمِ ملت زندہ باد
پرچمِ جمعیۃ علماء حق تابندہ باد



نظم

رمضان المبارک میں لکھی گئی

یہ مبارک مہینہ ہے رحمت بھرا کوئی فتنہ کھڑا ہو نہ رمضان میں
فرقہ بندی کا بہت ہی بری چیز ہے کاوش ہوتی نہ یہ اہل ایمان میں
روزہ رکھو نمازیں پڑھو حج کرو مال میں حق غریبوں کا ہے ان کو دو
یہ شریعت کے احکام ہیں لازمی چاہیئے یہ خصائل مسلمان میں
نیکیاں سب بتا کر گئے ہیں ان میں ترمیم ہو گی نہ کوئی کبھی
دین کامل مکمل ہے ناقص نہیں یہ ہے موجود آیات قرآن میں
دین کا کام سوچو وہ کیسے ہوا جو پیارے نبی نے بتایا نہیں
جو نہ تھا دور صدیق و فاروق میں جو نہ تھا عہد علوی و عثمان میں
یہ روایت بخاری میں موجود ہے دین کو جو بدل دے وہ مجرم ہے
حوض کوثر پہ ہرگز نہ جا پائے گا ڈوب جائیگا لعنت کے طوفان میں
یہ روایت ہے منقول مشکوٰۃ میں وہ ٹھکانا جہنم میں اپنا کرے
بات کو اپنی کہدے حدیث نبی کر دے تلبیس حضرت کے فرمان میں
حق پرستی نہ چھوڑے کسی وقت بھی نیک اخلاق سے منہ نہ موڑے کبھی
مرد مومن تو ہے امن کا پاسباں امن مطلب ہوا قتل ہے انسان میں

ہدیۂ سلام بحضورِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مولانا رعایت علی صاحب کے سفرِ حج کے موقع پر)

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

اے امام الانبیاء اے سرورِ عالی مقام — اے سراپا رحمۃ للعالمین خیر الانام
اے حبیبِ کبریا اے رہبرِ حق لا کلام — آپ نے دنیا کو بخشا عدل و رحمت کا نظام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

حشر کے دن جب پریشاں ہونگے سب جن و بشر — جس گھڑی ہوگا نہ کوئی غمگسار و چارہ گر
سب کی نظریں ہونگی اے خیر البشر آپ پر — آپ کی اوّل شفاعت سے بنیں گے سب کے کام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

کوئی دولت مند ہو محتاج ہو یا ہو غریب — آپ سے جو ہے محبت بس وہی ہے خوش نصیب
وہی مقبولِ رب جو آپ سے ہوگا قریب — ہے شہنشاہوں سے بڑھ کر آپ کا ادنیٰ غلام

السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

کشتیِ امت حضور اب ہے خدا رحمت کرے — پھر صحابہ کے طریقہ کا کوئی رہبر چلے
خالد و طارق سا اللہ کوئی مرد بھیجدے — بھیجتا ہے خدمتِ اقدس میں یہ تازہ پیام

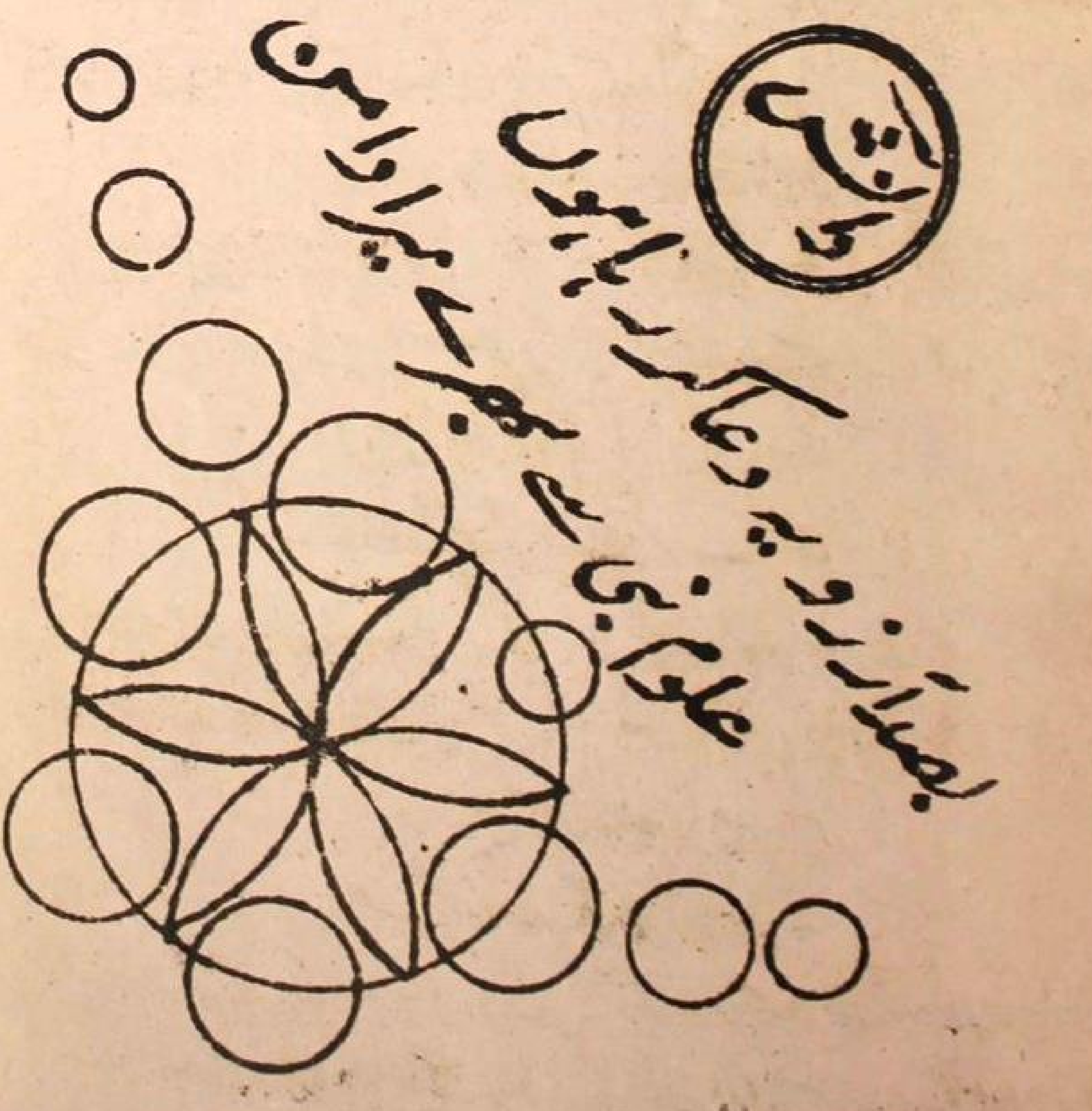
السلام اے والیِ تسنیم و کوثر السلام

ہم گنہگاروں کو آقا آسرا ہے آپ کا — اے شفیع روز محشر آپ فرمادیں خطا

بخش دے واں آتش رعایت کے گنہگاروں کو خدا — بخشوائی میں ہوں شاہا آپ کے دونوں غلام

السلام اے والی تسنیم و کوثر السلام

یہ سلام مولانا رعایت علی صاحب مدظلہ نے روضۂ انور کے سامنے بار بار پیش کیا۔



عرفانِ عارف

نمازیں

(مولوی غلام حسین خاں عارف کا کلام)

نمازیں بنی ہیں آنکھوں کی ٹھنڈک — نہ چھوڑو انہیں ہرگز ہو ممکن جہاں تک
خدا کا عطیہ ہے لاریب بے شک — یہ ہیں فرض دنیا میں جیتے ہو جب تک

قیامت میں ہوں گے دلاسے دیتے
تو اس روز ہو گا حساب ان کا پہلے

خدا کا یہ حق ہیں نمازیں سمجھ لو — حیا عجز و دعا کی ادائیں سمجھ لو
خدا سے ہیں ملنے کی راہیں سمجھ لو — بہشتوں کے در کی کلیدیں سمجھ لو

کروگے اگر ان کی تم پاسداری
قیامت میں ہوگی معافی تمہاری

قیامت میں یہ ابر رحمت بنیں گی — تمہیں اپنے سایہ میں بھر ڈھانک لیں گی
خدا سے تمہاری شفاعت کریں گی — در باغ فردوس کو کھول دیں گی

جو ہر وقت ان کی رہے چاہ میں تم
پھنسو گے نہ دوزخ کی پھر آگ میں تم

محتاجی و رنج کو ہے لوٹنے والی — گناہوں کے داغوں کو ہے دھونے والی
یہ ہر اک عبادت میں ہے سب سے عالی — نمازی کی قسمت ہے روشن اجالی

سکھاتی ہے یہ عاجزی انکساری
بناتی ہے انساں کو محبوب باری

تبلیغی جماعت

جماعت کا پیغام ہے ابر رحمت — جہاں دین حق کی نہ ہو بھولی ہو وعقو
وہاں پر بھی جاتی ہے دینی جماعت — لئے پھر رہی ہے چراغ ہدایت
ہمیں خواب غفلت سے چونکا رہی ہے
اجالا اندھیرے میں دکھلا رہی ہے

جماعت ہے چلتا ہوا ایک مکتب — پڑھاتا کوئی پڑھ رہا بندۂ رب
کوئی رٹ رہا کلمہ پاک طیب — سکھاتا کوئی اس کے معنی و مطلب
کہیں ہیں نمازوں کے روزوں کے پرچے
کہیں حج کے چرچے زکوتوں کے چرچے

ہے مقصود اس کا بنیں سب نمازی — ہو اہل عجم یا کہ ہو وہ حجازی
ہیں سب مجاہد شریعت کے غازی — چلیں راہ حق پر ہے پاک بازی
نہ دنیا کا زر حشر میں ساتھ ہوگا
نماز و عبادت کا بس ساتھ ہوگا

اسلام یہ نہیں ہے

بچوں کے لیے

گالی بکو نہ بچو اسلام یہ نہیں ہے
ماں باپ کو نہ دکھ دو اسلام یہ نہیں ہے

چھوٹوں کو مارو پیٹو بے وجہ بے سبب تم
خوش ہو کے دور رکھو اسلام یہ نہیں ہے

مسلم کہ غیر مسلم بندے ہیں سب خدا کے
ناحق انہیں نہ دکھ دو اسلام یہ نہیں ہے

اپنے پڑوسیوں کی لیتے رہو خبر ... تم
غفلت نہ ان سے برتو اسلام یہ نہیں ہے

مہمان گھر جو آئے عزت سے اسکو رکھو
تکلیف کوئی مت دو اسلام یہ نہیں ہے

اے ننھے منے بچو ماں باپ کے دلارو
پڑھنے سے بھاگتے ہو اسلام یہ نہیں ہے

جو استاذ تمہارے تم کو پڑھا رہے ہیں
کہنا نہ ان کا ٹالو اسلام یہ نہیں ہے

ماں باپ کے برابر استاد ہیں تمہارے
خدمت سے منہ نہ موڑو اسلام یہ نہیں ہے

عارف نے جو بتایا بچو اگر نہ مانو
تو خوب یاد رکھو اسلام یہ نہیں ہے

مدینہ میں ہے

مہر دین و رسالت مدینہ میں ہے
ختم جس پر نبوت ملا مدینہ میرا سب ہے

دین اسلام جس سے مکمل ہوا
ایسا مہر رسالت مدینہ میں ہے

جس سے ہے روشنی دین کی ہر طرف
ایسا بدر ہدایت مدینہ میں ہے

روراصفیا ما فضل انبیاء تاجدار امانت مدینہ میں ہے
شر اعظم کا وہ ذی شرف مہماں منتظر جس کی جنت مدینہ میں ہے
نگریزوں سے بجوائی توحید حق وہ علمدار وحدت مدینہ میں ہے
ذی دین اسلام وہ مرد حق ماحی شرک و بدعت مدینہ میں ہے
س کی آواز نے سب کو چونکا دیا ایسا صور صداقت مدینہ میں ہے
ر جو وہ ہمدم بے کساں خیر اندیش امت مدینہ میں ہے
ی مجبوریوں پر نظر کس نے گنج رشد و ہدایت مدینہ میں ہے
ین بدعت کے مرکز تو ہیں سیکڑوں مرکز دین فطرت مدینہ میں ہے

دل میں عذرت یہ حسرت ہے طیبہ چلیں
سایۂ ابر رحمت مدینہ میں ہے

نماز

خدا ہے مومنوں کی زندگی نماز اس نے برا گناہ کیا جس نے ادا نہ کی نماز
چشم مصطفےٰ دولت سرمدی نماز حق کی عطائے خاص ہے نعمت بندگی نماز
یہ حدیث مصطفےٰ اس میں نہیں شک ذرا دین کو اس نے ڈھا دیا جس نے ادا نہ کی نماز
برے عمل کی جا حشر میں ہوگی پوچھ گچھ ہوگا سوال پیشتر تم نے پڑھی بھی تھی نماز

جتنی جہاں میں عبادتیں سب سے اہم نماز ہے
خائف وسیلۂ نجات قبر کی روشنی نماز

بچے کی آرزو

میرے دل میں چھپا ہے دین کی تبلیغ کا ارماں
علوم دین سے اے کاش بھر جائے مرا داماں

پڑھوں قرآن پڑھاؤں بس یہی ہو مشغلہ میرا
اسی میں کامیابی ہے یہی بخشش کا ہے ساماں

مسلمانو اٹھو اسلام کا پیغام پھیلاؤ ... ع
یہ دنیا آج بے دینی کی تاریکی سے ہے نالاں

یہی ہے آخری حسرت یہی ہے آرزو میری
نہ بجھنے پائے جو دل میں ہے روشن مشعل ایماں

مدارس دین کے مرکز ہیں یہ قائم رہیں دائم
خدا کا اور پیغمبر کا پھیلاتے ہیں یہ فرماں

یہ میرا حوصلہ ہے عدل کی شمعیں جلاؤں گا
اسی ماحول میں جس میں ہے چھایا ظلم کا طوفاں

بڑی ہی کامیابی ہو بہت ہی خوش نصیبی ہو
اگر اسلام پر میں اور میرا مال ہو قرباں

خدا کی بندگی کرنا سبھی بندوں پہ لازم ہے
عبادت سے جو منہ موڑے بہت ناداں ہے وہ انساں
نہیں ممکن خدا کی نعمتوں کا شکر یہ دانش
نہ کوئی آگر سکے گا اس قدر اس نے کیا احساں

نعت عربی
مولانا یعقوب نانوتوی
ترجمہ منظوم از دانش

یا رب صل علی النبی محمد
یٰسین و طٰہٰ ذی المکارم احمد
بابی وامی ذا الرسول المکرم
نفسی الفداء له یا ملکت یدی
الیوم یا اهلی و یا کل المنیٰ
فمحبة ارجو النعیم بجنة
وخلیت فی الدنیا بعیش امیدا
وشفاعتی ونجاح نفسی فی الجد
فی فرحته من حبه و مسرة
لازالت لذاذة لی باسم محمد

درود حق کی ہو بارش اے خدا حضرت محمد پر
جو ہیں یٰسین و طٰہٰ صاحب اخلاق احمد پر
فدا ماں باپ میرے جن پہ وہ پیغمبر اکرم
نچھاور ان پہ میری جان میرا مال ہو ہر دم
وہی آرزو میری تمنا ان پہ قرباں ہے
محبت ان کی نعمت سے بھری جنت دکھائے گی
محبت ان کی اس دنیا میں بس راحت سے رکھے گی
شفاعت انکی روز آخرت بخشش کا ساماں گی
مسرت اور فرحت ان کی الفت سے میسر ہے
محمد نام لیتا ہوں زباں جس سے معطر ہے